سید اکرام الحق جاوید

عرس بری امام کی تشویشناک داستان

"بزرگوں سے عقیدت" کے نام پر مزاروں اور عرسوں میں جو کچھ ہوتا ہے وہ کسے معلوم نہیں۔ ہاں! مگر ان کو کچھ دکھائی نہیں دیتا...... جنہیں عقیدت کے کالے موتیے نے اندھا کر رکھا ہے یا "حکم مرشد" نے ان سے غور، فکر، سوچ اور عقل کی روشنی چھین لی ہے۔ اسلام آباد کے گوشے میں "بری امام" کا مزار جسے "وفاقی مزار" بھی کہا جاسکتا ہے، کے عرس پر جرائم کے جو محدود اعداد و شمار ملتے ہیں ان سے میری سوچ کی تائید ہو سکتی ہے۔ اخبار لکھتے ہیں: "بری امام کے عرس سے 109 منشیات فروش گرفتار ہوئے۔ جن سے 6 کلو چرس برآمد ہوئی۔ جبکہ غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث 39 افراد کو جیل بھیج دیا گیا۔ علاوہ ازیں چوری، ڈکیتی اور قتل کی وارداتوں میں مطلوب 63 اشتہاری مجرم گرفتار کر لئے گئے۔ عرس میں آنے والوں کی کڑی نگرانی"۔

یہ ایک جھلک آپ نے دیکھ لی۔ عقیدت مندوں کی عقیدت میں شاید اب بھی فرق نہ آئے "احترام مرشد" انہیں آنکھوں دیکھا بھی جھٹلانے پر مجبور کرتا ہے۔ یہ سب کچھ کیا ہے؟ کیا یہ عرس سمگلروں، ڈاکوؤں، قاتلوں، رسہ گیروں، زانیوں، تماش بینوں کی "سالانہ منڈی" بن گئے ہیں، کیا یہ سارے کے سارے شاہ عبداللطیف کے مرید ہیں، کیا بری امام کی تعلیمات سے اسی کردار کے لوگ حلقۂ ارادت میں آئیں گے، صاف ظاہر ہے کہ یا تو تعلیمات اور سلسلۂ پیری مریدی ٹھیک نہیں......یا...... یہ لوگ اس عرس میں آکر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ہم جس قسم کے بھی لوگ ہیں ہمارا مرشد (بری امام) بھی اسی قسم کا بڑا تھا۔

ندامت اور شرمندگی کا ایک پہلو محکمہ اوقاف کے مینجر کی گرفتاری ہے۔ عین عرس کے شباب کے موقع پر امجد اقبال نامی مینجر 13 سالہ بچے سے زیادتی کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا، یہ زمانے کا دستور ہی ہے کہ جو پکڑا گیا وہ مجرم......باقی سب سعد...... لیکن جس قسم کے "باکردار" لوگ آتے ہیں جیسا کہ خبر سے صاف ظاہر ہے جس قسم کی نازیبا حرکات یہاں ہوتی ہیں اور جیسے جیسے دن رات یہاں گزرتے ہیں وہ اللہ کی پناہ، دن راتوں سے زیادہ رنگین اور راتیں دنوں سے زیادہ تاریک...... نشے میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو جب دین اور بے دینی کی حد کا علم نہیں، انہیں زنا اور گناہ سے آلودہ زندگی بسر کرنی ہے تو ان کے لئے اسلام کیا؟ اور تہذیب کیا اہمیت رکھتی ہے اور سب سے زیادہ ستم یہ کہ آسمان کس خاموشی سے یہاں شرک اور معصیت کے اچھلتے کودتے، اور بے قابو بلاطم کو دیکھتا ہے وہ لمحہ فکریہ ہے!! ؎ فطرت افراد سے اغماض تو کر لیتی ہے ولے کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو کبھی معاف

یہاں کس کس گھٹیا طریقوں سے شرک ہوتا ہے وہ دیکھ کر نام نہاد غیرت مند بھی چمک اٹھتا ہے، ان پڑھ، جاہل اور عبادت کے اصولوں سے مکمل بے بہرہ لوگ کس کس طرح ہاتھ باندھ کر مزار کی طرف بڑھتے ہیں...... کبھی وہ ہندو محسوس ہوتے ہیں...... کبھی ان کا انداز سکھوں والا ہو جاتا ہے...... کبھی وہ آتش پرست دکھائی دینے لگتے ہیں اور کبھی ان زائرین سے زمین کی پوجا کرنے والوں کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ یاد رہے کہ یہاں بری امام کے مزار کے احاطے میں ''مچ'' لگا رہتا ہے، اس آگ کو بھی تقدس کا مقام حاصل ہے لوگ اس آگ کی راکھ اپنے سروں میں برکت کیلئے ڈالتے ہیں اور کچھ کھا بھی لیتے ہیں اسی لئے راکھ کھانا اور راکھ ملنا کے محاورے وجود میں آئے ہیں۔ یہاں خاک چھاننے اور خاک آلودہ ہونے کا عملی مظاہرہ کیا جاتا ہے، اس بار تو مزار پر چادر وفاقی وزیر اقلیتی امور ایس کے ٹریسلر نے چڑھائی، عیسائی جو معنوی نجس اور ناپاک ہوتے ہیں، کس شان سے مزار پر جاتے اور چادر چڑھاتے ہیں یا اس کے جانے سے مزار ناپاک ہو گیا ہے یا وہ پاک ہو گیا ہو گا...... لیکن ٹریلسر مزار پر جانے کے بعد بھی ٹریلسر ہی رہا ____ کسی مسلمان عقیدت مند نے احتجاج نہیں کیا۔ کسی نے شور نہیں ڈالا کہ مرنے والوں کے ساتھ اب یہاں تک ہونے لگا ہے کہ عیسائی جا جا کر چادریں چڑھاتے ہیں۔

جو کہتے ہیں کہ ''بابا بڑی کرنی والا'' ہے۔ اس نے بھی نہیں کہا؟ نہ ٹریسلر کی وزارت گئی نہ اس گستاخی پر وہ ''مسلمان'' بن سکا، اللہ جانے بری امام کے عقیدت مند کتنے خوش ہوئے ہوں گے کہ اب عیسائی بھی ہمارے ساتھ آگئے ہیں لیکن سوچنا یہ ہے کہ عیسائی آپ کے ساتھ نہیں آئے ____ آپ کا اور عیسائیوں کا فرق مٹ گیا ہے؟ کہ ''دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے'' عیسائیت تو مکمل طور پر شرک کا مذہب ہے اور جو مسلمان ہو کر شرک کرے اس کا بھی مذہب سے کیا تعلق رہتا ہے...... بس یہاں آکر دونوں مشرک گروہ بھائی بھائی بن گئے۔ عرس کے موقع پر جب ایسے ہی لوگ آئیں گے تو پھر لڑکیوں کی عصمتیں بیچ مزار لٹیں گی، گھروں سے لڑکیاں اور عورتیں بھگائی جائیں گی، ان کی منصوبہ سازی کیلئے یہ عرس ''سنہرا موقع'' فراہم کرتے ہیں ____ لوگ اپنی جوان بیٹیوں، بہنوں اور بیویوں کو دربار پر بنا ٹھنا کے اور سجا بنا کے لاتے ہیں۔ ان کے بقول تو باباجی قبر میں سے دیکھتے ہیں۔ بابے تو زندہ ہوتے ہیں ____ بڑے کرپٹ ہیں یہ بابے ____ کہ جو دوسروں کی ماں بہن بیٹیوں کو بےپردہ اور میک اپ کے زور پر دلہنیں بنی دیکھتے ہیں ...... جب اسلام میں تو ایک دوسرے کو دیکھنا منع ہے۔ بھلا کوئی ان غیرت مند بھائیوں باپوں اور شوہروں سے پوچھے کہ وہ اپنی ساری عزت نیلام کرنے جاتے ہیں ان مزاروں پر؟؟؟ پھر ایک نہیں ____ دو نہیں ____ درجنوں نہیں ____ سینکڑوں اور ہزاروں لوگ ان خواتین کو، ان کے جوبن کو، ان کی پھبن کو، ان کے حسن کو اور ان کی طنازیوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ بھی حرم سرا میں اٹھکیلیاں کرتی ہوئی مغل شہزادیوں کی طرح مزار پر جاتی ہیں...... مزار نہ ہوئے ''حسن میلے، فیشن سنٹر اور مقابلہ جمال آرائی'' کے مرکز ہو گئے یہاں سے لڑکیاں اغوا ہوتی ہیں، ''یہ حسن کے بازار'' بھلائی کو جنم

نہیں دیتے، جنہیں اس بات پر ناراضگی آتی ہے اور غصہ ابھر تا ہے..... وہ اپنی ماں، بہن، بیٹی، بیوی کو بیچ مزار کے کھڑا کر کے ارد گرد کے لوگوں اور لڑکوں میں اجنبی بن کر سن لیں کہ - کہتی ہے تجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا؟؟؟

یہاں آ کر وہ عورت اور مظلوم بن جاتی ہے کہ جو صرف اپنے مرد کیلئے بنتی سنورتی ہے اور اس کا اس پر حق ہے..... لیکن..... شرک کا رسیا، قبر چٹ مرد یہ سمجھتا ہے کہ نہیں میری اس بیوی پر ملنگوں، فقیروں، اچکوں، بد معاشوں، غیروں، بیگانوں سبھی کا حق ہے اور پھر یہ مرد اس الھڑ مٹیار کے گرد اس طرح گھوم گھام کر جائزہ لیتے ہیں جیسا کہ بیوپاری قربانی کے جانور کو بھال بھال کر دیکھتا ہے، وہ معصوم ان درندہ صفت انسانوں کی کھا جانے والی نظروں کو اپنی آنکھوں سے جسم کے اندر تک اتر جاتا دیکھتی ہے لیکن..... وہ سمجھتی ہے کہ شاید یہ سب کچھ ہمارے مذہب کا حصہ ہے یہاں سے غیرت مند عورت کی خودکشی اور بے غیرت عورت کی خوشی کا سفر شروع ہوتا ہے۔

کاش! یہ حقائق ان بند آنکھوں کو کھول سکیں، عرسوں کے مواقع پر چندہ مانگنے کا کوئی حساب ہے نہ پیروں کو نذرانوں کا..... قلندری دھمال اور بری امام کی ڈالی محض خرمستی کے علاوہ اور کیا ہے؟ ہٹے کٹے، لمبے تڑنگے اور جوان جہان بری امام کی ڈالی کیلئے نذرانے مانگ رہے ہوتے ہیں۔ نہ انکم ٹیکس کا فکر..... نہ جی ایس ٹی کا خطرہ!!

رسم چراغاں اور "بابے کی مہندی" کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ ہم سو ڈھول بج رہے ہیں اور بعض داڑھیوں والے بھی ادھر پھرتے ہیں۔..... بالکل مچلے بن کر..... درباروں کی مسجدیں خالی ہوتی ہیں اور درباروں کے احاطے لوگوں سے بھرے ہوئے..... کیا کرنا ایسی نمازوں کا کہ جہاں اللہ کے ساتھ اس کے شریکوں کو بھی سجدہ ہو رہا ہو؟؟؟

عرس سلیمان پارس کے نام پر شہر میں ہڑبونگ اور ڈھول ڈھمکے پر پابندی لگائی جائے

جہلم (نامہ نگار) اگست میں جہلم میں عرس سلیمان پارس کے موقع پر شہر بھر میں ڈھول ڈھمکے پر دھمال ڈالنے والے ہڑبونگ مچا کر شہریوں کا سکون اور مساجد کی بے حرمتی کا جو ناجائز دھندہ شروع کیا جاتا ہے۔ اس کا کسی بھی اسلامی ہی نہیں، کسی غیر اسلامی مہذب ملک میں بھی اس کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ ہم اس کی شدید مذمت کرتے ہوئے ارباب اقتدار و اختیار سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس ہڑبونگ پر فوری پابندی لگائی جائے۔

یہ مطالبہ رئیس الجامعہ علامہ محمد مدنی صاحب کی زیر صدارت ہونے والی ایک ہنگامی میٹنگ میں ایک قرارداد کی شکل میں کیا گیا۔ قرارداد میں کہا گیا کہ عرس سے کئی روز قبل ہی شہر بھر میں گلی کوچوں اور بازاروں میں ڈھول ڈھمکے والوں نے ٹولیاں بنا بنا کر شہریوں کا سکون غارت کر دیتے ہیں۔ گلی گلی، محلے محلے، نشئی، آوارہ اور اوباش قسم کے نوجوانوں کی ٹولیاں عرس کے نام پر دھمالیں ڈالتے ہوئے لوگوں سے پیسے بٹورنے کیلئے نہ دن دیکھتے ہیں نہ رات، نہ بیماروں کے آرام اور نہ ہی طلبہ کی تعلیم کا خیال کرتے ہیں۔ بالخصوص مساجد کا تو یہ بالکل ہی احترام نہیں کرتے۔ لہذا ضلعی انتظامیہ کو اس سنگین مسئلہ کا فوری نوٹس لینا چاہیے۔ وگرنہ حالات کی مکمل ذمہ داری مقامی انتظامیہ پر ہوگی۔